

تیری چاہت میں

ماہا عابد

اسلام علیکم

اگر آپ نئے لکھاری ہیں اور اپنے ناولز کو آن لائن ویب سائٹ پر شائع کر دانا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنے ناولز یونی کوڈ یا ورڈ فائل میں ای میل کیجیے۔ آپ کے ناولز کو ہماری اس ویب سائٹ پر شائع کیا جائے گا۔

www.colorofbooks.com

یہ ویب سائٹ اردو ادب کی ترویج و اشاعت اور لکھاریوں کو ایک معیاری پلیٹ فارم کی فراہمی کے لئے بنائی گئی ہے۔ ناولز، کتابیں اور افسانے شائع کروانے کے لئے یونی کوڈ یا ورڈ فائل میں ہمیں ان ای میل ایڈریسز پر میل کیجیے۔

colorofbooks@gmail.com

itsprimenovels@gmail.com

لکھاری ناولز کے ساتھ اپنا مختصر تعارف ضرور دیں (نام، قلمی نام، شہر، کب سے لکھنے کا آغاز کیا، آگے کیا لکھنے کا ارادہ ہے، ریڈرز کے لئے کوئی پیغام)۔ اپنے ہر ناول کا مختصر (چند سطروں پر مشتمل) خلاصہ ضرور دیں۔ کسی بھی لکھاری کے فیس بک، انسٹا گرام، واٹ پیڈ اکاؤنٹ کا لنک ناولز کے ساتھ پوسٹ نہیں کیا جائے گا۔

تیری چاہت میں

ماہا عابد

وہ دیکھو.... وہ اس کے پیچھے ہے، وہ اسے مار دے گا، وہ بہت خوفناک ہے، ارے ارے یہ لڑکی کیوں اس کی طرف جا رہی ہے، یہ تو کئی کام سے.... وہ اسے مار ہی دے گا....

دیکھو... مم... مجھے ڈر لگ رہا ہے۔ اسے بند کرو... زری نے تکیے میں سے ہی کہا.. جو منہ تکیے می چپھائے ہوئے تھی۔ اس کی آواز بھی کانپ رہی تھی.... زویا اور عائشہ کوئی پچھلے ایک گھنٹے سے اسی قسم کے جملے ہزار بار سن چکی تھیں۔ ان دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر تکیے میں منہ چپھائے زری کو... دونوں کو ہی ایک شرارت سو جھی تھی..

جب سین میں بھوت دونوں لڑکا اور لڑکی پر جھپٹنے والا تھا اور تبھی زویا نے بڑی سنجیدگی سے زری سے کہا۔

زری وہ دیکھو، دونوں بھاگ رہے ہیں.. بچ بھی گئے ہیں... زری نے جیسے ہی ٹی وی اسکرین لی طرف دیکھا تو خوف سے

اس کی چیخیں نکل گئیں تھیں جو پورے گھر میں گونج رہی تھیں...

اور اب وہ باقاعدہ رونے لگی تھی.. زویا اور عائشہ اچھے سے جانتی تھی کی زری بہت ڈرتی ہے...

اس کے رونے سے دونوں کے ہاتھ پاؤں پھول چکے تھے، وہ دونوں اسے چپ کرواتی کہ اتنے میں سارا بیگم اور امینہ بیگم آگئی تھیں..

کیا ہوا! زری کیوں چیخ رہی تھی اور یہ رورہی ہے، سارا بیگم نے فکر مندی سے پوچھا حواب میں وہ بھاگ کر سارا بیگم کے گلے لگ کر رونے لگ گئی...

کیا ہوا کیوں رورہی ہو بیٹا؟ سارا بیگم نے زری کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھا.. جب زری کچھ بھی نہ بولی تو سارا اور امینہ بیگم نے زویا اور عائشہ کی طرف دیکھا، تو وہ دونوں نے ہی سر نیچے جھکا لیے تھے..

مم.... مم، ماما وہ جھے لے جائیں گے پلیز مجھے نہیں کرنی شادی.. سارا بیگم کے گلے لگی روت ہوئے ضوف زرہ لہجے میں کہا.. تو سارا اور امینہ بیگم سارا معاملہ سمجھ گئیں تھیں کہ پھر سے اسے ڈرایا گیا ہے یا خود سے ڈر گئی ہے.. اس لیے امینہ بیگم نے زری کے پاس آکر پوچھا جوا بھی تک سارا بیگم کے گلے لگی ہوئی تھی...

کون.... کون لے جائے گا کیا ہوا ہے میری جان امینہ بیگم کے پوچھنے پر زرش سارا بیگم سے لگ ہوتے ہوئے بولی..

وہ.... مصطفیٰ... زرش اتنا کہہ کر پھر سے رونے لگ گئی تھی۔ کچھ نہیں ہو گا میری جان تم ڈرو نہیں، چلو بتاؤ ان دونوں نے کوئی شرارت لی ہے نا مجھے پہلے ہی پتا تھا یہ دونوں میری بیٹی کو تنگ کریں گی.....

سارا اور امینہ بیگم نے زرش کو پیار سے چپ کر دیا اور زویا عائشہ کی طرف دیکھا کہ پوچھ رہیں تھیں کہ دونوں نے پھر سے کون سی شرارت کی ہے..

کچھ نہیں ماما تم تو ہمارے فلم دیکھ رہے کہ زرش بھوت کو دیکھ کر ڈر گئی... ہاں جی بیٹا جی میں جانتی ہوں وہ کیسے ڈری تم دونوں ناسد ہر جاؤ...

جب اتنی خوفناک فلم دیکھنے کی ہمت نہیں ہے تو دیکھتی کیوں ہو تم لوگ چیخ چیخ کر پورا گھر سر پہ اٹھایا ہوا ہے۔ اتنا ہی چھوٹا دل ہے تم سب کا تو کیا ضرورت ہے ایسی فلم دیکھنے کی....

سارا بیگم اور امینہ بیگم نے ان کو ڈانٹا تو زرش بھی اب چپ کر کے ڈانٹ سن رہی تھی۔

ہر وقت تم تینوں کچھ نہ کچھ کرتی ہو... مجال ہے چپ کر کے سکون سے بیٹھ جاؤ، ہر وقت ایک دوسرے کو تنگ کرنا ہے اور بعد میں پھر رونے لگ جانا ہے...

امینہ بیگم ان تیوں پر غصہ نکل کر چلی گئیں تھیں، ان کے جانے کے بعد وہ تینوں اب بیڈ پر لیٹ کر زور زور سے ہنس رہیں تھیں....



زویا عائشہ اور زرش تینوں ہی کالج گروانڈ میں بیٹھی تھیں جب ان کی کلاس فیلو سحرش اور ملائکہ آکر ان کے پاس بیٹھ گئیں...

اور پھر نجانے کہاں کہاں کے ادھر ادھر کے قصے سنا رہیں تھیں کہ پہلے تو کچھ دیر تک زرش اور زویا عائشہ سنتی رہیں پھر ان تینوں کا دھیان سحرش کی باتوں پر کم تھا اور بے زار سی ایک دوسرے کی شکل دیکھنے رہیں تھیں..

جیسے تیسے کر کی انہوں کی بامشکل ایک گھنٹہ تک ان کو باتیں سنی تھی، ورنہ زرش کا دل کر رہا تھا کہ کوئی چیز ملے اور اٹھا کر سحرش کے ست پہ دے مارے جو پتا نہیں کیا کھا کر آئی تھی کہ بولی جا رہی تھی اور چپ ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی....

ایک گھنٹے بعد جب وہ اٹھ کر گئیں... تو زرش نے عائشہ کے کاندھے پر سر رکھتے کہا....

FB Link (www.facebook.com/meawaisahmed)

یار اففف..... کیا مصیبت تھیکہ آج کیسے آکر بیٹھ گئی ہمارے پاس.... چلو ابھی گئی پھر اٹھنے کا نام نہیں رہی تھی.....

چھوڑا اب گئیں نا چلو اٹھو چل کر کچھ کھاتے ہیں.... میرا تو سر گھومنے لگ گیا اس کی باتوں سن کر.... زویا نے بھی کہا...
تو عائشہ اور زرش نے ہاں میں سر ہلاتے اٹھ کھڑی ہوئیں.....

زرش اٹھ جاؤ بیٹا دیکھو کتنا ٹائم ہو گیا ہے، سارا بیگم زرش کے کمرے میں آئیں تو دیکھا وہ گہری نیند میں تھی،
سارا بیگم اس کے سر ہانے بیٹھ کر بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگی...
زرش نے آنکھیں کھول کے ان کی گود میں سر رکھ کے پھر سے آنکھیں بند کر لیں...

آج میری بیٹی اتنی دیر تک سوتی رہی، آپ کے بابا بھی آپ کا پوچھتے ہوئے آفس چلیں گئے ہیں، سارا بیگم نے کہا،

ممارات دیر تک جاگتے رہے، زویا اور عائشہ سے بات کر رہی تھی میں، زرش نے بند آنکھوں سے ہی جواب دیا.. اور بابا
ہمیں جاگا دیتے مل کے بھی نہیں گئے ہم سے..

زرش بیٹا آپ سے کچھ بات کرنی تھی، سارا بیگم نے پرسوج انداز میں کہا...
ہاں جی ماما بولیں... بیٹا دودن پہلے کیا ہوا تھا کہ آپ اتنا ڈر گئی تھی، سارا بیگم نے دودن پہلے والے واقعے کا ذکر کیا... تو
زرش ان کی بات سن کر بیٹھ گئی...

مما ہم فلم دیکھ رہے تھے... تو اس میں وہ بھوت جیسے ہی اس لڑکے کو پکڑنے لگا تو میں ڈر گئی تھی.. پھر زویا اور عائشہ
نے ہمیں جان بوجھ کر ڈرایا تھا، مجھے لگا کہ مصطفیٰ بھی ہمیں ایسے ہی لے جائیں گے، وہ ہمیں آپ سے اور بابا سے دور کر
دیں گے ماما.. زرش ابھی بھی ڈر رہی تھی اور ڈرتے ہوئے ساری بات بتادی تھی.....

میری جان ایسے کوئی بھی وہ آپ کو ہم سے الگ نہیں کر سکتا، اور رہی بات مصطفیٰ کی تو بیٹا آپ اس کی بچپن کی منگ ہو،
پھر آپ کیوں اس سے ڈر رہی ہو، سارا بیگم نے پیار سے اس کے سمجھاتے ہوئے کہا....

مما مجھے نہیں کرنی اس سے شادی پیلز آپ اور بابا مانا کر دیں نا.. زرش نے روہان سے لہجے میں کہا...
اچھا چھوڑا ان سب باتوں کو جلدی سے اٹھ کر فریش ہو کر آ جاؤ... میں ناشتہ لگاتی ہوں... سارا بیگم نے پیار سے بات
ٹالتے ہوئے کہا تو کمرے سے چلی گئیں، کہ کسی اور وقت میں زرش کو سمجھائیں گی..

کسی کو بھی نہیں پتا تھا کہ زرش مصطفیٰ سے کیوں اتنا ڈرتی ہے... سارا بیگم کت جانے کے بعد زرش کافی دیر ایسے ہی
بیٹھی ماما کی باتوں پہ سوچنے لگی اور پھر سر جھٹک کر فریش ہونے چل دی....



سعود زیدی، جہاں آرا بیگم اور آفاق زیدی کے اکلوتے بیٹے تھے، ان کی پیدائش کے چند سال بعد ہی جہاں آرا بیگم اس دنیا فانی سے کوچ کر گئیں تھیں، آفاق زیدی جہاں آرا بیگم کے جانے لے بعد بالکل ہی ٹوٹ سے گئے تھے، کچھ وقت گزرا تو آفاق صاحب کچھ سنبھل گئے اپنے بیٹے سعود زیدی کے لیے۔ جہاں آرا بیگم کے جانے کے کچھ سال بعد آفاق صاحب نے سعود زیدی کے لیے دوسری شادی کر لی تھی... دوسری ان کی بیگم نے سعود زیدی کو اپنا ہی بیٹا سمجھا تھا... کو مسرت بیگم بہت ہی اچھی بیوی ثابت ہوئیں تھیں، مسرت بیگم کی پہلے شادی ہوئی پر ان کے پہلے شوہر کا شادی کے ایک سال بعد انتقال ہو گیا تھا...

مسرت بیگم سے ان کا ایک اور بیٹا تھا، ذیشان... وقت کا کام ہے گزرنا اور وہ گزر ہی جاتا ہے... کچھ وقت گزرا تو سعود اور ذیشان کی پڑھائی مکمل ہو گئی تھی اور دونوں ہی آفاق صاحب کے ساتھ مل کر بزنس سنبھال رہے تھے... آفاق اور مسرت بیگم کو ان کی شادی کی فکر ہونے لگی تھی، اور انہوں نے اپنے لچھے جاننے والوں کو بھی کہہ رکھا تھا... پھر جلد ہی ان کی یہ تلاش بھی ختم ہو گئی... سارا اور امینہ...

سارا بیگم سعود کی بیگم تھیں، اور امینہ بیگم ذیشان کی... شادی کے بعد انہوں نے اپنے ساس سسر کو ماں باپ ہی سمجھا تھا، تو ادھر ہی آفاق صاحب اور مسرت بیگم نے بھی ان کو اپنی بیٹیاں ہی سمجھا تھا...

شادی کے دو سال بعد آفاق صاحب اور مسرت بیگم کا ایک روڈ ایکسڈنٹ میں انتقال ہو گیا تھا.. آفاق صاحب اپنی زندگی میں ہی سعود اور ذیشان کو ان کا حصہ دے کر ان کا بزنس الگ کر دیا تھا...

اسلام علیکم

اگر آپ نئے لکھاری ہیں اور اپنے ناولز کو آن لائن ویب سائٹ پر شائع کر دانا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنے ناولز یونی کوڈیاورڈ فائل میں ای میل کیجیے۔ آپ کے ناولز کو ہماری اس ویب سائٹ پر شائع کیا جائے گا۔

www.colorofbooks.com

یہ ویب سائٹ اردو ادب کی ترویج و اشاعت اور لکھاریوں کو ایک معیاری پلیٹ فارم کی فراہمی کے لئے بنائی گئی ہے۔ ناولز، کتابیں اور افسانے شائع کروانے کے لئے یونی کوڈیاورڈ فائل میں ہمیں ان ای میل ایڈریسز پر میل کیجیے۔

colorofbooks@gmail.com

itsprimenovels@gmail.com

لکھاری ناولز کے ساتھ اپنا مختصر تعارف ضرور دیں (نام، قلمی نام، شہر، کب سے لکھنے کا آغاز کیا، آگے کیا لکھنے کا ارادہ ہے، ریڈرز کے لئے کوئی پیغام)۔ اپنے ہر ناول کا مختصر (چند سطروں پر مشتمل) خلاصہ ضرور دیں۔ کسی بھی لکھاری کے فیس بک، انسٹا گرام، واٹ پیڈ اکاؤنٹ کا لنک ناولز کے ساتھ پوسٹ نہیں کیا جائے گا۔

سارا اور سعود کے ہاں شادی کے چار سال بعد زرش ہوئی تھی زرش ان کی زندگی میں کیا آئی۔ گویا چن میں بہار آگئی ہو... گول مٹول سرخ سپید گڑیا سی زرش سعود اور سارا بیگم کی جان تھی... زرش بہت ہی شرراتی ہونے کے ساتھ ساتھ بہت ہی کمزور دل کی تھی، بارش، بادل اندھیرے سے ڈرتی تھی...

امینہ بیگم اور ذیشان کے تین بچے تھے۔ بڑا بیٹا علی جو امریکہ میں اپنی پڑھائی مکمل کر رہا تھا... اور پھر زویا اور عائشہ دونوں میں بس دس ماہ کا ہی فرق تھا.. زرش زویا اور عائشہ تینوں کی بنتی بھی بہت تھی اور لڑتی بھی تھی، پیار بھی ان کا آپس میں بہت تھا۔ ایک دوسرے کے بغیر ان کا گزارا بھی نہیں تھا...

تینوں کی اب بی ایس سی کر رہی تھیں، اور تینوں ہی ہم عمر ہی تھیں.. زرش نے اب ہی بیس سال کی ہوئی تھی.....

وہ کالج سے واپس آرہی تھی، کہ میں گاڑی خراب ہو گئی، کیا ہوا انکل؟ گاڑی کیوں روک دی۔ زرش نے ڈرائیور انکل سے پوچھا۔ پتا نہیں بیٹا میں دیکھتا ہوں۔ ڈرائیور انکل نے اتر کر چیک کیا اور پھر زرش کے پاس پیچھے آیا جہاں وہ بیٹھی ہوئی تھی، بیٹا گاڑی لگتا ہے کہ خراب ہو گئی ہے۔ پھر اب کیا ہو گا۔ زرش تھوڑا پریشان ہو گئی تھی۔ بیٹا میں کال کرتا ہوں دوسری گاڑی کے لیے.. انہوں نے زرش کو تسلی دی۔ کہ وہ ایسے ہی چھوٹی چھوٹی باتوں پہ گھبرا جاتی تھی۔ کچھ دیر ہی گزری تھی کہ مصطفیٰ کی گاڑی بھی وہیں سے گزری اور اس نے سعود زیدی کی گاڑی کو دیکھ کر روک دیا۔ اور ڈرائیور کو بلا کر پوچھا۔ کیا ہوا ہے ایسے کیوں کھڑے ہو خدام بابا.. صاحب اچھا ہوا آپ مل گئے، راستے میں گاڑی خراب ہو گئی ہم تو

زرش بی بی کو کالج سے لینے تھے، خادم بابا کے کہنے پر اس نے دوسری گاڑی کہ پیچھلی سیٹ پر دیکھا جہاں زرش بیٹھی ہوئی تھی، آپ ایسا کریں ان کو ادھر بھیج دیں میں ان کو گھر چھوڑ دیتا ہوں.. مصطفیٰ نے خادم بابا سے کہا تو وہ اثبات میں سر ہلا کر زرش کو کہنے چلا گیا۔ بیٹا نیچے آئیں آپ۔ خادم بابا کے کہنے پر وہ گاڑی سے نیچے اتر گئی کہ شاید دوسری گاڑی آگئی ہو.. اس نے ابھی مصطفیٰ کو نہیں دیکھا تھا نہیں تو گاڑی سے اترتی ہی نا.. زرش بیٹا مصطفیٰ صاحب ملیں ہیں آپ ان کے ساتھ چلیں جائیں میں گاڑی ٹھیک کروا کے لے آتا ہوں گھر.. مم..... میں ان کے ساتھ نہیں جاؤں گی۔ بیٹا سمجھنے کی کوشش کریں۔ یہاں ابھی اس وقت یہاں کوئی بھی گاڑی یا ٹیکسی نہیں ملے گی.. اور گھر سے گاڑی آنے میں بھی ٹائم لگے گا.. خادم بابا بھی بات ہی کر رہے تھے، کہ مصطفیٰ خود ہی گاڑی سے اتر کر آگیا... چلو... مصطفیٰ نے زرش سے کہا.. تو زرش مصطفیٰ کو دیکھ کر پہلے ہی ڈر گئی تھی۔ مجھے آپ کے ساتھ کہیں نہیں جانا۔ "وہ کھڑی رہی۔ میں تمہیں کہیں نہیں لے کے جا رہا اور چلو اب.. مجھے نہیں جانا آپ کے ساتھ وہ پھر بھی اڑی رہی۔ زرش مصطفیٰ کے سختی سے کہنے پر ڈر گئی تھی۔ میں نے کہا چلو اس سے پہلے کے میں خود تمہیں اٹھا کر گاڑی میں بیٹھا دوں.. مصطفیٰ کے اس طرح ٹوکنے پر زرش ان کے سنجیدہ چہرے پر نظر ڈالتی بیٹھ گئی۔ زرش لے بیٹھتے ہی دوسری طرف سے آکر مصطفیٰ بھی بیٹھ گیا ڈرائیونگ سیٹ پر... تمہیں میری ایک بار کی کہیں بات سمجھ نہیں آتی۔ مصطفیٰ نے زرش کو دیکھ کر کہا... تو زرش نے کوئی بھی جواب نہیں دیا.....



سید مصطفیٰ کمال شاہ "سید کمال شاہ کا بڑا بیٹا۔ سید کمال شاہ بہت بڑے سیاست دان تھے۔ اور شہر کے مشہور بزنس مین تھے۔ کہ باہر کے ملکوں میں بھی ان کا بزنس پھیلا ہوا تھا.. کمال شاہ سعودیہ کے بچپن کے دوست تھے... اسکول کالج ساتھ ہی پڑھے تھے.. زرش کی پیدائش پر جہاں سعودیہ بہت خوش ہوئے تھے۔ وہیں کمال شاہ

بھی بہت خوش ہوئے تھے.. اور تب مصطفیٰ کی عمر آٹھ سال تھی. زرش کی پہلی سالگرہ پر کمال اور سعود نے سوچا کیوں نہ دوستی کے رشتے کو رشتے داری میں بدل لیں اس لیے انہوں نے دونوں کو رشتہ پکا کر دیا تھا. دونوں گھروں کے بڑوں کو اس بات کا پتہ تھا، مصطفیٰ کو بھی پتہ تھا، آٹھ سال کا بچہ چھوٹا نہیں ہوتا، اسے اس چھوٹی سی گڑیا پر بہت پیار آتا تھا. اور بار بار اسے گود میں بیٹھا کر پیار بھی کرتا رہا تھا اور سب اسے پیار کرتا دیکھتے تو خوش ہو رہے تھے."



وہ چپ کر کے ہی گاڑی میں بیٹھی رہی، اس نے مصطفیٰ کی بات کا جواب بھی نہیں دیا تھا مصطفیٰ نے اس کی طرف دیکھا جو وائٹ سوٹ پر مہرون کلر کی چادر لیے چہرے پہ معصومیت لیے بہت ہی پیاری لگ رہی تھی.. کہ اچانک ہی پتہ نہیں کیا ہوا کہ گاڑی کی رفتار تیز ہو گئی اسپید اتنی ضرور تھی کہ ایکسڈنٹ ہوتے ہوتے بچا تھا. کہ اچانک ہی کہیں سے فائرنگ کی آوازیں آنے لگ گئیں. کہ زرش گھبرا گئی تھی. ڈر کے مارے اس کی جان نکل رہی تھی.. مسلسل فائرنگ ہو رہی تھی اس نے سہم کر اپنے دونوں ہاتھ کانوں پر رکھ لیے تھے، کہ گاڑی ایک جھٹکے سے رکی تھی کہ زرش اس کا سر بری طرح ڈیش بورڈ سے ٹکرایا تھا.. اس سے پہلے کے زرش سنبھلتی ایک گولی آکر اسے لگی تھی. مصطفیٰ نے اسے دیکھا تو اس کے ہاتھ پاؤں پھولنے لگے تھے، اسے لگا کہ اسکی جان زرش کی ساتھ ہی نکل جائی گی.. وہ بار بار زرش کا چہرہ تھپتھپا رہا تھا، پر زرش آنکھیں ہی نہیں کھول رہی تھی..

مصطفیٰ اسے ہو سپٹل لے آیا تھا، اور باقی سب کو بھی فون کر دیا تھا، کچھ ہی دیر میں سب ہی آگئے تھے، مصطفیٰ بیٹایہ سب

کیسے ہوا میری زرش کیسی ہے، سارا بیگم نے مصطفیٰ سے پوچھا وہ خود بھی بہت پریشان تھا، سارا بیگم کچھ نہیں ہوگا ہماری بیٹی کو،۔ سعود زیدی نے انہیں تسلی دی، انہوں نے خود کو سنبھال کر انہیں پکڑ کر بیٹھایا... کمال شاہ بھی آگئے تھے، انہوں نے سعود اور سارا بیگم کو تسلی دی، اور خود مصطفیٰ کے پاس آئے.. یہ سب..... کمال شاہ نے مصطفیٰ سے کہا... بابا صاحب وہ اصغر صاحب کے آدمیوں نے فائرنگ کر دی تھی، مصطفیٰ نے انہیں ساری بات بتائی جسے سن کر وہ غصے میں آگئے تھے، پرا بھی انہیں اپنی زرش کی اور اپنے دوست کی فکر کھائے جا رہی تھی.. کمال شاہ نے پورے شہر کے ڈاکٹروں کو بول دیا تھا.. کچھ بھی ہو جائے ان کی بہو کو کچھ نہیں ہونا چاہیے... سب ڈاکٹر الٹ تھے، کہ اتنے بڑے سیاست دان کمال شاہ کا حکم تھا... امینہ بیگم، زویا عائشہ ذیشان صاحب بھی آگئے تھے... سارا بیگم امینہ بیگم کو دیکھ کر اپنا ضبط کھو بیٹھی اور ان کے گلے لگ کر رو پڑی تھی... زویا عائشہ بھی زرش کی لیے دعا کر رہی تھی.. کافی دیر گزرنے کے بعد روم کا دروازہ کھلا اور ڈاکٹر باہر آئیں تھے، انہیں دیکھ کر سب ہی ان کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھ رہے تھے... شی ازفائن، گولی شولڈر پہ لگی تھی، ہم نے نکل دی ہے، اور کچھ ہی دیر میں انہیں روم میں شفٹ کر دیں گے پھر آپ لوگ مل سکتے ہیں...



زرش بیٹا..... روم میں شفٹ ہونے کے بعد سب ہی زرش سے ملے تھے... سارا بیگم اپنی بیٹی کی حالت دیکھ کر آنکھوں میں آنسو آگئے تھے.. ماما زرش بھی سارا بیگم کو دیکھ کر اسے وہ پورا واقعہ فلم کی طرح یاد آگیا تھا... زرش کے یوش میں آنے کے بعد سب چلے گئے.. سوائے، زویا عائشہ اور مصطفیٰ کے... زرش بھی دواؤں کے زیر اثر سو رہی تھی...



جب اسے گولی لگی، اسے لگا کہ اس کی اپنی بھی جان زرش کے ساتھ ہی نکل جائے گی، مجھے لگا تھا کہ میں تمہیں کھو دوں گا، ابھی تو میں تمہیں اپنی محبت کا یقین بھی نہیں دلا پایا تھا، تمہاری آنکھوں میں مجھے دیکھ کر ڈر ہوتا ہے، تب دل کرتا تھا، خود کو ہی مار دوں، میں ان آنکھوں میں اپنے لیے پیار محبت دیکھنا چاہتا ہوں، مجھے لگا تھا کہ میں اب دوسرا سانس نہیں لے سکوں گا... میں جانتا ہوں تم مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتی، میں تمہیں کسی اور کا کیسے ہونے دے سکتا ہوں، تم میرے بچپن کی منگ ہو، میری محبت ہو، تم ہو تو میں ہوں میرے جینے کی وجہ تم ہو، جب تمہیں پہلی بار گود میں لیا تھا، تب سے ہی تم مجھے اچھی لگی تھی، پھر تمہاری پہلی سالگرہ پر جب سب بڑوں نے ہماری بات طے کر دی۔ تب میں تمہیں بتا نہیں سکتا کہ کتنا خوش ہوا تھا.... ہواؤں میں اڑ رہا تھا میں، تم نے جب پہلی بار ہوش میں اپنی ان ہیزل گرے گرین آئیز سے مجھے جب دیکھا تھا تب میرا دل کر رہا تھا کہ تمہاری ان آنکھوں کو چھو کے دیکھو، تمہیں محسوس کروں، تم صرف میری ہو، میں تمہیں کھونا نہیں چاہتا، میں جانتا ہوں تم مجھے پسند نہیں کرتی، اور ایک دن آئے گا کہ تم خود چل کر میرے پاس آؤ گی، میں تمہیں پانے کے لیے کچھ بھی کر سکتا ہوں، پھر تم مجھ سے نفرت کرو یا پیار کرو.... مصطفیٰ اپنے ہی خیال میں سو رہی زرش کے سرہانے بیٹھا اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے ہوش حواس کھوئے ہوئے دنیا جہاں سے بے خبر بول رہا تھا.... یہ جانے بغیر کے وہ سو بھی رہی ہے یا نہیں...



زرش تیزی سے صحت یاب ہو رہی تھی، ہسپتال سے گھر آ کر وہ مکمل آرام کر رہی تھی، مگر مسلسل

لیٹے بھی تنگ آگئی تھی، اصل میں وہ تنگ اس لیے آگئی تھی کہ زویا اور عائشہ کی بورنگ اوٹ پٹانگ باتیں سن سن کر اس کا بس چلتا تو دونوں کو کچھ دن کے لیے غائب کر دیتی.. پروہ ایسا کر نہیں سکتی... اور اس ٹائم اسے بہت غصے کت ساتھ ساتھ رونا بھی آ رہا تھا، کہ یا تو وہ دونوں چپ ہو جائیں یا پھر خود غائب ہو جائے۔ تمہیں پتا ہے زرش ہمیں لگا تھا کہ تم تو گئی... اور ہم سچ میں بہت ہی دریں ہیں... زویا نے کہا، چل جھوٹی کہاں روئی ہو تم، تمہیں کیا لگا ہو گا کہ زرش تمہاری ایسی باتیں سن کر وہ اپنا پنک سوٹ تمہیں دے دے گی... عائشہ نے زویا کی بات سن کر کہا... اور پھر کیا تھا دونوں کی لڑائی شروع ہو گئی.. وہ بس زرش کو ہنسنا چاہتی تھی۔ اور زرش ان کی لڑائی دیکھ دیکھ کر سن رہی تھی...

زرش اب مکمل طور پہ بالکل ٹھیک ہو چکی تھی۔ پھر ان تینوں کے زویا عائشہ اور زرش کے پیپر ز شروع ہو چکے تھے.. اور اب تینوں ہی مستی کم اور پڑھائی پہ دھیان دے رہیں تھیں، آخری پیپر دے کے سب اسٹوڈنٹس نے سکون کا سانس لیا تھا... وہ تینوں اب گاڑی کے آنے کا ویٹ کر رہیں تھی۔ تب ہی زویا کی آواز ان کے کانوں میں پڑی.... چلو اب تو کھل کے موج مستی کریں کیوں کے ہم اب ٹینشن فری ہو چکے ہیں، میں تو گھر جا کے اپنی نیند پوری کروں گی۔ جبکہ میں جا کر پیٹ پوجا کروں گی۔ عائشہ نے بھی اپنا حصہ لیا بول کر.. تم تو کھا کھا کر مر جانا.. زویا نے اسے لتاڑا... تمہیں کیا ہے، پیپر کی وجہ سے میں ٹھیک سے اتنے دن سے کھا بھی نہیں سکی اور تمہیں کیا تکلیف ہے کھاتی میں ہوں تمہارا نہیں کھاتی.. عائشہ نے غصے سے زویا کو کہا... اور پھر ان دونوں کی لڑائی شروع ہو گئی... کہ اکتا کر زرش نے ہی انہیں چپ کروایا... ارے ارے چپ ہو جاؤ تم دونوں یہ کالج کے باہر کھڑے ہیں ہم گھر پہ نہیں اتنا تیز تیز بول رہی ہو تم دونوں کے دیکھو

لوگ بھی ہمیں دیکھ دیکھ کر گزر رہے ہیں... زرش نے دونوں پہ اچھا خاصا غصہ نکالا تو وہ دونوں ہی چپ کر کے ڈرائیور کا ویٹ کرنے لگ گئی... کہ ڈرائیور کی جگہ مصطفیٰ شاہ کو دیکھ کر جہاں زرش حیران پریشان ہوئی اور اس دن کا واقعہ یاد آگیا... وہیں زویا عائشہ اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئیں.... ارے ارے آج تو بڑے بڑے لوگ آئیں ہیں.. زویا نے مصطفیٰ سے کہا جو گاڑی سے اتر کر ان کے پاس آ رہا تھا وہ بھی زویا کی بات سن کر مسکرا دیا..

باتیں بعد میں کر لینا بیٹھ کر پہلے چلو دیکھو دھوپ کتنی ہے.. مصطفیٰ نے زرش کو دیکھ کر فٹ سے کہا جس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا تو زویا نے مصطفیٰ کی چوری پکڑ کر اوووووو کہا تو مصطفیٰ سر نیچے کر کے ہنس دیا جبکہ زرش جا کر گاڑی میں بیٹھ گئی... چلو اب بتاؤ کچھ کھانا ہے یا گھر جانا ہے... مصطفیٰ کے کہنے پر زویا اور عائشہ نے جلدی سے اثبات میں سر ہلادیا زرش کوئی بھی جواب دینے کے بجائے ونڈو باہر دیکھنے لگ گئی... مصطفیٰ نے اس کی طرف دیکھا پر وہ چپ ہی رہی... مصطفیٰ نے گاڑی آئسکریم پارلر کے سامنے روکی.. اب جلدی سے بتاؤ کونسا فیلور کھانا ہے پستہ، چاکلیٹ.. زویا عائشہ نے بتا دیا.. مینگو، زرش نے آہستہ سے کہہ دیا تو مصطفیٰ انہیں گاڑی میں ہی بیٹھا کر خود آئسکریم لینے چلا گیا... کچھ دیر بعد آیا تو اس کے ہاتھ میں چار آئسکریم کپ تھے.. مصطفیٰ نے انہیں پکڑائے تو چاروں ہی چپ کر کے کھانے لگے ساتھ میں مصطفیٰ زویا اور عائشہ سے بھی باتیں کر رہا تھا تھوڑی تھوڑی دیر بعد زرش کو بھی دیکھ رہا تھا جو کھانے اور کسی سوچ میں گم تھی..

مصطفیٰ انہیں گھر ڈراپ کر کے خود چلا گیا...



گھر آکر زرش فریش ہو کے لیٹ گئی پر نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی.. یہ انسان جو ہر وقت روڈر ہوتا

اسلام علیکم

اگر آپ نئے لکھاری ہیں اور اپنے ناولز کو آن لائن ویب سائٹ پر شائع کر دانا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنے ناولز یونی کوڈیاورڈ فائل میں ای میل کیجیے۔ آپ کے ناولز کو ہماری اس ویب سائٹ پر شائع کیا جائے گا۔

www.colorofbooks.com

یہ ویب سائٹ اردو ادب کی ترویج و اشاعت اور لکھاریوں کو ایک معیاری پلیٹ فارم کی فراہمی کے لئے بنائی گئی ہے۔ ناولز، کتابیں اور افسانے شائع کروانے کے لئے یونی کوڈیاورڈ فائل میں ہمیں ان ای میل ایڈریسز پر میل کیجیے۔

colorofbooks@gmail.com

itsprimenovels@gmail.com

لکھاری ناولز کے ساتھ اپنا مختصر تعارف ضرور دیں (نام، قلمی نام، شہر، کب سے لکھنے کا آغاز کیا، آگے کیا لکھنے کا ارادہ ہے، ریڈرز کے لئے کوئی پیغام)۔ اپنے ہر ناول کا مختصر (چند سطروں پر مشتمل) خلاصہ ضرور دیں۔ کسی بھی لکھاری کے فیس بک، انسٹا گرام، واٹ پیڈ اکاؤنٹ کا لنک ناولز کے ساتھ پوسٹ نہیں کیا جائے گا۔

ہے۔ آج کیسے اتنا ہنس بول رہا تھا جیسے ہم اچھے فرینڈ رہ چکے ہوں یا ہیں... زرش آج مصطفیٰ کے رویے کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی... جو مصطفیٰ سے اس لیے ڈرتی تھی کہ وہ بہت غصے والا ہے سامنے اس کے کوئی بھی ہو چھوڑتا نہیں ہے... کہ ایک دفعہ کچھ سال پہلے لی بات ہے.. زرش مصطفیٰ والوں کے گھر گئی سعود زیدی اور سارا بیگم کے ساتھ وہاں مصطفیٰ اپنے کسی بزنس کے سلسلے میں کسی سے بات کر رہا تھا اور ساتھ ساتھ اس پہ غصہ بھی ہو رہا تھا... مصطفیٰ نے اس آدمی کو گھر بلا لیا تھا اور پھر اس شخص کی کوئی بھی بات سنے بغیر اسے بے رحمی سے مارا تھا.. زرش لان میں کھلنے والے دروازے لے پاس کھڑی تھی اور اس نے سب دیکھ لیا تھا.. جس طرح مصطفیٰ نے اس آدمی کی پٹائی کی تھی کہ جب تب وہ بے ہوش نہیں ہو گیا چھوڑا نہیں تھا... اور زرش کو یہ لگا تھا کہ وہ اسے بھی مارے گا.. کیوں کے مصطفیٰ نے اسے دیکھ لیا تھا اور زرش مصطفیٰ کو دیکھ کر بہت ہی زیادہ خوف دہ ہو گئی تھی... اور اس کے بعد گھر آ کر زرش کو بہت تیز بخار ہو گیا تھا اور اس دن کے بعد سے زرش مصطفیٰ سے بہت ڈرتی ہے.. یہی سب سوچتے سوچتے کب سوئی پتہ ہی نہیں لگا....

گھر آ کر جب زرش کو اتنا تیز بخار ہوا تب سارا بیگم اور سعود صاحب دونوں ہی بہت پریشان ہو گئے تھے۔ پورا ہفتہ زرش کا بخار نہیں اترتا تھا۔ سارا بیگم اور سعود زیدی نے پوچھا تھا کہ کیا ہوا ہے پر اس نے انہیں کچھ بھی نہیں بتایا... زرش کے دل میں کافی ڈر بیٹھ گیا تھا کہ وہ پھر سارا اور سعود زیدی کے کمرے میں ان کے ساتھ ہی سویا کرتی تھی... پھر کچھ ٹائم بعد ٹھیک ہو کر خود ہی سہی ہو گئی تھی اور اپنے روم میں سونے لگ گئی تھی.. راتوں کو وہ ابھی بھی اسے ہوتا تھا کہ مصطفیٰ نے اسے بھی وہاں دیکھ لیا ہے وہ اسے بھی مارے گا... پر پھر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا.... آہستہ آہستہ ٹائم گزرتا گیا تو زرش بھی نارمل ہوتی گئی.. پر مصطفیٰ سے اس کا سامنا بہت کم ہوا تھا.... ڈرتی وہ ابھی بھی تھی..

اسلام علیکم

اگر آپ نئے لکھاری ہیں اور اپنے ناولز کو آن لائن ویب سائٹ پر شائع کر دانا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنے ناولز یونی کوڈ یا ورڈ فائل میں ای میل کیجیے۔ آپ کے ناولز کو ہماری اس ویب سائٹ پر شائع کیا جائے گا۔

www.colorofbooks.com

یہ ویب سائٹ اردو ادب کی ترویج و اشاعت اور لکھاریوں کو ایک معیاری پلیٹ فارم کی فراہمی کے لئے بنائی گئی ہے۔ ناولز، کتابیں اور افسانے شائع کروانے کے لئے یونی کوڈ یا ورڈ فائل میں ہمیں ان ای میل ایڈریسز پر میل کیجیے۔

colorofbooks@gmail.com

itsprimenovels@gmail.com

لکھاری ناولز کے ساتھ اپنا مختصر تعارف ضرور دیں (نام، قلمی نام، شہر، کب سے لکھنے کا آغاز کیا، آگے کیا لکھنے کا ارادہ ہے، ریڈرز کے لئے کوئی پیغام)۔ اپنے ہر ناول کا مختصر (چند سطروں پر مشتمل) خلاصہ ضرور دیں۔ کسی بھی لکھاری کے فیس بک، انسٹا گرام، واٹ پیڈ اکاؤنٹ کا لنک ناولز کے ساتھ پوسٹ نہیں کیا جائے گا۔



پیپر کے بعد وہ تینوں ہی اب فری تھیں اور سارا سارا دن موج مستی میں گزر دیتی تھی... ابھی بھی زرش اور زویا بیٹھی ٹی وی دیکھ رہیں تھیں کہ عائشہ بھگتی ہوئی ان کے پاس آئی... کیا ہوا ہے ایسے کیوں بھاگ کر آئی ہو اور پیچھے کون سی پولیس لگ گئی ہے تمہارے جو ایسے آئی، یہ تم ٹی وی کے آگے کیوں کھڑی ہو چلو پیچھے ہٹو۔ اتنی اچھی فلم آرہی ہے... زویا اور زرش نے ایسے غصے سے ڈانٹا... پر اس پر کچھ بھی اثر نہ ہوا... ارے چھوڑو ٹی وی کو اور چلو تم لوگ لائیو دیکھ لو لڑائی... عائشہ نے انہیں کہا تو وہ لوگ نہ سمجھی سے اسے دیکھنے لگ گئی کہ یہ بول کیا رہی ہے... ساتھ میں پڑوسیوں کے گھر پہ ان انکل آنٹی کی لڑائی ہو رہی ہے چلو چل کر دیکھتے ہیں۔ عائشہ کے اتنا کہنے پر وہ دونوں بھی بھاگیں.. کہ ایسے کام وہ لوگ تینوں مل کر بہت کرتی تھیں جب بھی آس پاس کسی کی لڑائی ہو رہی ہو وہ لوگ پہلے ہی وہاں پہنچ جاتی تھیں دیکھنے کہ ٹی وی سے زیادہ لائیو شو دیکھنے میں مزہ آتا ہے کہ کیسی کیسی باتیں سننے کو ملتی ہیں... اور پھر بعد میں وہ تینوں مل کر ان کی لڑائی یاد کر کے خوب ہنستی تھیں... اس بات پہ ان تینوں کو گھر سے بھی بہت ڈانٹ پڑتی تھی پر ڈھیٹ بن کر سنتی تھی... اور آج بھی وہ سب سیڑھی پہ کھڑی تھیں...

زرش بی بی جلدی کریں بیگم صاحب نے آجانا ہے آپ لوگ اب بس کریں اتنا تو سن لیا ہے.. شنو کی آواز ان کے کانوں میں پڑی... زویا بی بی آپ ہی اتر جائیں... پر زویا نے بھی اس کی آواز پہ کان نہ دھرے... عائشہ بی بی... ارے چپ کرو شنو تم کب سے بول رہی ہو چپ کر کے سننے دو.. عائشہ نے ہی اسے چپ کرایا... تم بھی چڑھ جاؤ اوپر.. عائشہ نے اسے مشورہ دیا.. پہلے تو وہ مانی ہی نہ پھر تھک ہار کر مان گئی. آخر ان کی شرارتوں میں وہ بھی برابر کی شریک ہوتی تھی.... وہ لوگ پیچھے ایک گھٹے سے ان انکل آنٹی کی لڑائی سن رہیں تھیں جو اب ایک دوسرے سے مکمل طور پہ ناراض ہو چکے تھے... یہاں کیا ہو رہا ہے... امینہ بیگم کی آواز انہیں سنائی دی تو وہ ان کی آواز سن کر ہی ہڑبڑا گئیں تھیں... حلدی

جلدی میں نیچے اترتے وقت آخر میں عائشہ دھم سے زمین پہ گری تھی ان سب نے نیچے گری عائشہ کی طرف دیکھا اور زرش اور زویا کی نہ تھمنے والی ہنسی شروع ہو گئی... چپ کرو تم دونوں یہ بتاؤ یہاں کیا کر رہی تھی۔ تم لوگوں کو کچھ شرم حیا بھی ہے کیا.. کتنی بار بولا ہے نہیں کیا کرو ایسی حرکتوں پر مجال ہے جو تم لوگ سدھر جاؤ... امینہ بیگم نے انہیں غصے سے ڈانٹا جو منہ نیچے کیے اپنی ہنسی روک رہیں تھی... کیا سوچتے ہو گئے وہ لوگ بھی.. اور تم شنو بجائے انہیں روکنے کے تم بھی ساتھ میں مل کر دیکھ رہی تھی... اب انہوں نے کام والی شنو کو ڈانٹا تھا... جو دونوں گھروں میں صفائی کرتی تھی.. پر رہتی ادھر ہی تھی.. شنو کی امی چل بسی تھی اور تب سے شنو ادھر ہی تھی۔ شنو کی امی اپنی شنو کی زمینداری ان پہ ہی ڈال گئی تھیں شنو کا ابو اس کے چھوٹے ہوتے ہی چل بسا تھا... پہلے شنو کی امی ادھر کام کرتی تھی شنو کی امی کی پھر بیماری کے بعد شنو ہی اب صفائی وغیرہ کرتی تھی.. سارا اور امینہ بیگم نے کبھی شنو کو کام والی نہیں سمجھا تھا اور اس کا خیال بھی کرتی تھیں.... زرش عائشہ اور زویا کے ساتھ مل کر وہ بھی مستی کر لیا کرتی تھی.. انہوں نے بھی کبھی شنو کو کچھ نہیں کہا تھا بلکہ خود اسے بھی اپنی شراتوں میں شامل کرتی تھیں....



آج بہت مزہ آیا... زویا نے کہا... اور اب وہ تینوں کمرے میں بیٹھی آج کی لڑائی کو ڈسکس کر رہیں تھی... اور ساتھ ساتھ ہنس بھی رہیں تھی... ابھی کچھ دیر پہلے والی ڈانٹ کا اثر ہی نہیں تھا جو امینہ بیگم سے انہیں سننے کو ملی تھی....

سید کمال شاہ نے سعود زیدی سے شادی کی بات کی تھی کہ اب شادی ہو جانی چاہیے مصطفیٰ اور زرش کی.... سعود یار میں چاہتا ہوں کہ اب ن کی شادی ہو جانی چاہیے، باقی اگر زرش پڑھنا چاہیے گی تو شادی کہ بعد پڑھ سکتی ہے... تمہیں اگر کوئی اعتراض ہے تو بتاؤ۔ نہیں مجھے کیا اعتراض ہونا ہے میں سارا سے بات کر کے پھر آپ کو فائل جواب دیتا ہوں... تو سید کمال شاہ نے ہامی بھر لی تھی...



گھر آ کر سعود زیدی نے سارا بیگم سے بات کی تھی... یہ تو بہت اچھی بات ہے کہ بھائی صاحب نے خود بات کر لی.. اب زرش کی شادی ہو جانی چاہیے ویسے بھی اب زرش کے پیپر زہو چکے ہیں... جیسے آپ ٹھیک سمجھیں.. پھر ایسا کریں کہ اچھی سی چائے بنا کر آپ زرش کے ہی روم میں لے آئیں ہم اس سے بھی بات کر لیں... سعود زیدی نے سارا بیگم سے کہا تو انہوں نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا اور کچن میں چلی گئیں، جب کہ سعود زیدی اٹھ کر زرش کے روم میں چلے گئے...



سعود زیدی زرش کے کمرے میں آئے تو زرش بیڈ پر لیٹی ہوئی ٹی وی دیکھ رہی تھی۔ اپنے پاپا کو دیکھ کر فوراً سے اٹھ بیٹھی تھی... میرا بچہ کیا کر رہا ہے۔ سعود صاحب نے زرش کے پاس ہی بیڈ پر بیٹھتے ہوئے پوچھا.. کچھ نہیں پاپا ہم تو بس ٹی وی دیکھ رہے تھے، ویسے آج آپ کو اتنے دن بعد ہماری یاد آئی.. زرش نے اپنے پاپا کے گلے میں ہاتھیں ڈال کر لاڈ سے کہا... تو سعود زیدی اپنی بیٹی کے منہ سے شکوہ سن کر ہنس پڑے.. نہیں ہم اپنی اتنی پیاری سی

بیٹی کو کیسے بھول سکتے ہیں آفس جانے سے پہلے ہم آپ کے کمرے میں آتے تھے تب آپ سوئی ہوتی تھیں پھر آپ کی ممانے کہا تھا ہماری بیٹی کو نہ اٹھائیں آرام کرنے دیں... اففففففف پاپا آپ ہمیں اٹھا سکتے تھے... ارے ارے میرا بچہ پچھلے کچھ دن سے آفس میں کام زیادہ تھا اس لیے ہم جلدی چلے جاتے تھے... اب ہم اپنی بیٹی کو پورا ٹائم دیں گے... سارا بیگم کمرے میں آئیں تو دونوں باپ بیٹی کو لاڈ کرتے دیکھ کر مسکرا دیں.. ہم اپنے بیٹے سے کچھ بات کرنے آئیں ہیں.. سعود زیدی نے پیار سے زرش کو دیکھتے ہوئے کہا... بیٹا بات یہ ہے کہ آپ کے انکل کمال شاہ نے آپ کی اور مصطفیٰ کی شادی کی بات کی ہے.. میں اور آپ کی ماما بھی چاہتے ہیں کہ آپ کی شادی ہو جائے اور آپ اپنے گھر کی ہو جائیں.. ہم جانتے ہیں کہ ہمارا بچہ ہماری بات سے انکار نہیں کرے گا پھر بھی ہم چاہتے ہیں کہ آپ کی رائے لی جائے... زرش مصطفیٰ سے شادی کا سن کر ہی ڈر گئی تھی پر اپنے پاپا کو انکار بھی نہیں کر سکتی تھی وہ اسی کشمکش میں تھی کہ اب کیا کرے اور پھر اس نے آہستہ آواز میں کہا.. نہیں پاپا جیسا آپ اور ماما کو اچھا لگے ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے..... سعود زیدی اور سارا بیگم زرش کے منہ سے اقرار سن کر خوش ہو گئے تھے... سعود زیدی نے پیار سے زرش کے سر پر ہاتھ پھیرا اور گلے سے لگا لیا.. ہم جانتے تھے بیٹا ہماری لاڈ کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا... اور زرش سوچ رہی تھی کہ وہ اپنے پاپا کو کیسے انکار کر سکتی تھی.. ایک طرف اس کے انکار سے اگر اس کے پاپا کو دکھ پہنچتا تو دوسری طرف مصطفیٰ کا ڈر پھر سے اس کے دل میں جاگ گیا تھا.. اس نے خدا پر چھوڑ دیا کہ اب آگے جو بھی ہو گا اللہ پاک اس کے حق میں بہتر کرے گا.....



سعود زیدی نے کمال شاہ کو شادی کی ہاں کر دی تھی.. اور پھر دونوں طرف ہی شادی کی تیاری شروع ہو گئی تھی کیوں کہ زیادہ ٹائم نہیں رکھا تھا... مصطفیٰ کو جب پتا چلا کہ زرش نے ہاں کر دی وہ بہت ہی خوش ہوا تھا.. اسے لگا تھا کہ زرش نہیں مانے گی.. پر رب کا شکر تھا کہ مان گئی تھی وہ...



ادھر دوسری طرف زویا عائشہ زرش کو خوب تنک کر رہیں تھی جب کہ وہ وہ انہیں غصے سے گھور رہی تھی.... میں تو سارے کپڑے اپنی پسند سے لوں گی وہ بھی ریڈی میڈ.... زویا نے کہا تو عائشہ نے بھی اس کی ہاں میں ہام ملائی.... ہاں اور میں بھی اور خوب مزہ بھی کریں گے... ففففففففف زرش ہم تو بہت انجوائے کریں گے زویا اور عائشہ نے ایکسائیڈ ہو کر کہا... زرش چپ کر کے ان کی باتیں سن رہی تھی... ارے لڑکیوں تم لوگ بھی اپنی اپنی پسند بتادو... سارا بیگم نے انہیں لاؤنج میں بیٹھے دیکھ کر کہا... بڑی ماما ہم تینوں مہندی پر ایک جیسا ہی ڈریس لیں گی... زویا نے سارا بیگم سے کہا... پاگل لڑکی اس کی تو شادی ہے تمہاری کون سا شادی ہے جو اس کے ساتھ کا لینا ہے... امینہ بیگم نے زویا کو غصے سے کہا... کیا ماما پھر کیا ہوا پلیز مان جائیں نا ہم نے ایم جیسا ہی بنوانا ہے... عائشہ نے بھی کہا... اسے سے پہلے کے امینہ بیگم کچھ اور کہتی سارا بیگم بول پڑیں... چھوڑے بھا بھی کیوں ڈانٹ رہیں ہیں بچوں کو بنوانے دیں ایک سا سوٹ یہی تو موقع ہوتا ہے شادیوں پر بچوں کا انجوائے کرنے کا... سارا بیگم نے ان کی سائیڈ لی تو زویا اور عائشہ بھاگ کر سارا بیگم کے پاس آئیں اور ان کے گلے لگ گئیں بڑی ماما یو آر گریٹ زویا اور عائشہ کے اس طرح کہنے سے وہ مسکرا دیں اور پیار سے ان کے سر پر بھوسہ دیا....



زرش مایوں بیٹھ گئی تھی.. لمبی یلو رنگ کی شرٹ چنا ہوا ڈوپٹہ اور گرین رنگ کا پیٹ پاجامہ لائی تھی جس پہ پٹا پٹی کا کام ہوا تھا.. نازک سے اس کے سر اُپے یہ سوٹ بہت ہی سوٹ کر رہا تھا... زویا اور عائشہ نے بھی میچنگ ہی ایسے ڈریس پہنے ہوئے تھے ان کے رنگ چینج تھے.. زویا کی گرین رنگ کی لمبی شرٹ تھی اور ریڈ پاجامہ تھا، جبکہ عائشہ کے ریڈ رنگ کی لمبی شرٹ اور یلو پاجامہ تھا... تیار ہوؤں بہت پیاری لگ رہیں تھیں تینوں.. سارا بیگم اور امینہ بیگم ان کی نظر اتر کر گئیں تھیں... مایوں کے فنکشن گھر میں ہی لان میں لیا تھا زویا عائشہ نے خوب ڈانس کیا تھا مل کر رات تک فنکشن چلتا رہا تھا اور سب نے ہی مل کر بہت انجوائے کیا تھا

مایوں کی فنکشن کی تقریب رات گئے تک چلی تھی سب نے ہی بہت انجوائے کیا تھا... مہندی کا فنکشن دو دن بعد تھا... اور ان دو دنوں میں سب نے آرام کیا تھا... آج زرش کی مہندی کا فنکشن تھا اس لیے صبح سے ہی بھاگ ڈور مچی ہوئی تھی... زرش زویا اور عائشہ پارلر سے تیار ہو کر آئیں تھیں.... اور یہ فنکشن کمبائن تھا سید کمال شاہ کے بھی سبھی مہمان ادھر تھے اور سعود زیدی کے بھی... یہ کمبائن فنکشن بھی مصطفیٰ نے ہی سب بڑوں سے بات کر کے رکھوایا تھا... مصطفیٰ کی خوشی کی خاطر سب مان گئے تھے... زرش نے ڈل گولڈن اوپن شارٹ شرٹ جو کام سے بو جھل تھی، ساتھ کھلے پائنجوں والا خوبصورت کام والا ٹراؤزر تھا اور ساتھ بڑا سا آف وائٹ ڈوپٹہ تھا جس کے چہار اطراف چوڑی سی کا مدار تھی.. اس کے گولڈن سلکی بالوں کو جوڑا بنایا گیا تھا، اور ڈوپٹے کو سیٹ کیا گیا تھا... اور بالوں میں تازہ کلیوں کا گجرالگایا گیا تھا، وہ واقعی بہت خوبصورت لگ رہی تھی بلکل انارکلی...

ہال میں جب زویا اور عائشہ اسے لے لے کر اسٹیج پر آئیں تو سب ہی کی ستائشی نگاہیں زرش کے اوپر تھیں۔۔ مصطفیٰ نے بھی میچنگ کمر ہی پہنا تھا ڈل گولڈن شلوار کرتے میں فل تلے کے کام والا پیکا گلے میں ٹائی کے اسٹائل میں ڈالے بہت بچ رہا

تھا... پورے ہال میں ہی سب لوگ انہیں دیکھ کر رشک کر رہے تھے...

مہندی کی تقریب شروع ہو چکی تھی.. زویا اور عائشہ نے خوب ڈانس کیا تھا... عمر کمال شاہ مصطفیٰ کا چھوٹا بھائی زویا کو ہی بار بار دیکھ رہا تھا جس نے لائٹ گرین کلر کا خوبصورت لہنگا پہنا ہوا تھا اور شارٹ اور نچ کلر کی کرتی جس کے اوپر فل کام کیا تھا اور گلابی ڈوپٹہ ایک شولڈر پہ ٹکائے بہت پیاری لگ رہی تھی... زرش مصطفیٰ کی مہندی کی رسمیں ہو گئیں تھیں... اور اب سب ہی ینگ پارٹی فل والیوم میں سو نگ لگائے ڈانس کر رہی تھی... مصطفیٰ نے ساتھ بیٹھی زرش کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا تو زرش کانپ سی گئی تھی.. زرش نے ہونٹوں کو بھینچ کر دانستہ چہرے کا رخ مصطفیٰ کی طرف کیا اور فوراً سے نظریں جھکا لیں کہ اس کی بے باک نگاہوں کی تپش کی تاب نہیں لاسکی تھی... سب نے مہندی کے فنکشن میں بھی خوب انجوائے کیا تھا...

Color of

آج بارات تھی دلہن بنی زرش غضب ڈھا رہی تھی گولڈن اور ریڈ کلر کا لہنگا پہنے جس پہ گولڈن کلر کا زرقون کا فل کام کیا ہوا تھا.. خوبصورت میک اپ اور زرقون سے سبھی خوبصورت جیولری پہنے جب ہال میں آئیں تو سب ہی مبہوت رہ گئے تھے مصطفیٰ بھی مبہوت زرش کو دیکھ رہا تھا سب کی نگاہیں بھی زرش پہ ٹکی تھی.. مصطفیٰ نے سلور اور مہرون کلر کی شیردانی پہنے اور دھسا اپنے چوڑے شانوں پہ پھیلانے کسی ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا... سب نے دل سے مصطفیٰ اور زرش کو دعائیں دی تھیں.. ہر آنکھ میں رشک تھا ان کو دیکھ کر سب ہی ستائشی نگاہوں سے دیکھ رہے تھے... رخصتی کے وقت زرش سعود زیدی اور سارا بیگم کے گلے لگ کر بہت روئی تھی.. کہ زرش کو سنبھالنا مشکل ہو گیا تھا، کمال شاہ نے روتی زرش کے سر پر ہاتھ رکھا اور اسے گاڑی میں مصطفیٰ کے ساتھ بیٹھا دیا تھا...

شاہ ولا میں پہنچ کر اس کا بہت ہی پر تپاک استقبال ہوا تھارسموں کے بعد زرش کو مصطفیٰ کے روم میں پہنچا دیا گیا تھا... جبکہ روم کے باہر عمر اور اس کے کچھ دوست کزنز سب مل کر مصطفیٰ کو گھیر چکے تھے.. سب نے مصطفیٰ سے ایک لاکھ لے کر ہی اس کی جان چھوڑی تھی تو وہ بھی سب سے اپنی جان چھوٹ جانے پہ شکر ادا کرتا روم میں آیا...



زرش روم میں بیٹھی پورے کمرے کا جائزہ لے رہی تھی، پورا کمرے میں گلاب کے پھول ہی پھول تھے کمرہ ہی بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا، کمرے کا فرنیچر وائٹ کلر کا تھا، کارپٹ پردے ہر چیز وائٹ کلر کی تھی... وہ ریکس ہو کر بیٹھی کمرہ دیکھ رہی تھی.... زرش مصطفیٰ کی پسند دیکھ کر دل ہی دل میں داد دے رہی تھی، روم کے دوسری طرف رائٹ سائیڈ پر ڈریسنگ روم تھا.. پہلے زرش کے دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ چینج کر لے پر پھر مصطفیٰ کے ڈر سے بیٹھی رہی کہ وہ پھر غصے میں اس کے ساتھ پتا نہیں کیا کرے، اس لیے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کے بیٹھی رہی... صبح سے کچھ کھایا بھی نہیں تھا اس لیے سر بھی چکرا رہا تھا.. اب کیا کروں مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے... دوبارہ کسی نے روم میں جھانک کر بھی نہیں دیکھا.. اب کس کو کہوں میں یا اللہ کوئی آجائے پیلز کمرے میں.. زرش اب اکیلے بیٹھی خود سے باتیں کیے جا رہی تھی، کہ اتنے میں دروازے کے باہر کھٹکاسن کر گھبرا گئی...

مصطفیٰ روم میں آیا تو دیکھا جہاں زرش بے فکر ہو کر بیٹھی تھی، مصطفیٰ کو کمرے میں دیکھ کر فوراً سے سیدھی ہو کر بیٹھی... مصطفیٰ بیڈ کے پاس آ کر زرش کے پاس ہی بیٹھ گیا.. تو زرش اپنے آپ میں سمٹ گئی... مصطفیٰ نے اپنا ہاتھ بڑھا

اسلام علیکم

اگر آپ نئے لکھاری ہیں اور اپنے ناولز کو آن لائن ویب سائٹ پر شائع کر دانا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنے ناولز یونی کوڈیاورڈ فائل میں ای میل کیجیے۔ آپ کے ناولز کو ہماری اس ویب سائٹ پر شائع کیا جائے گا۔

www.colorofbooks.com

یہ ویب سائٹ اردو ادب کی ترویج و اشاعت اور لکھاریوں کو ایک معیاری پلیٹ فارم کی فراہمی کے لئے بنائی گئی ہے۔ ناولز، کتابیں اور افسانے شائع کروانے کے لئے یونی کوڈیاورڈ فائل میں ہمیں ان ای میل ایڈریسز پر میل کیجیے۔

colorofbooks@gmail.com

itsprimenovels@gmail.com

لکھاری ناولز کے ساتھ اپنا مختصر تعارف ضرور دیں (نام، قلمی نام، شہر، کب سے لکھنے کا آغاز کیا، آگے کیا لکھنے کا ارادہ ہے، ریڈرز کے لئے کوئی پیغام)۔ اپنے ہر ناول کا مختصر (چند سطروں پر مشتمل) خلاصہ ضرور دیں۔ کسی بھی لکھاری کے فیس بک، انسٹا گرام، واٹ پیڈ اکاؤنٹ کا لنک ناولز کے ساتھ پوسٹ نہیں کیا جائے گا۔

کر زرش کا گھونگھٹ اٹھایا زرش کو دیکھ کر وہ ایک پل کے لیے کچھ بول ہی نہیں سکا....
مصطفیٰ نے زرش کا سر دہاتھ اپنے گرم ہاتھوں میں لیا... آج تمہیں اس روم میں دیکھ کر اپنے پاس میں بتا نہیں سکتا کتنا
خوش ہوں... مصطفیٰ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ہونٹوں سے لگا لیا تو زرش اندر تک کانپ سی گئی تھی... جب جب
تمہاری آنکھوں میں اپنے لیے پیار دیکھنا چاہتا تھا.. تم مجھے دیکھ کر ڈرتی تھی.. میں جانتا ہوں تمہیں اس ڈر کی وجہ پر
میں چاہتا تھا تم میرے پاس آ جاؤ تو میں تمہاری سب غلط فہمی دور کر دوں گا... مصطفیٰ زرش کو اپنی آنکھوں کے حصار میں
لیے کہہ رہا تھا...

اس دن تم نے مجھے اس آدمی کو مارتے جب دیکھا تھا تو وہ بھی آفس میں کام کرتا تھا پر اس نے آفس میں کام کرنے والی
ایک لڑکی کے ساتھ بد تمیزی کی تھی اس لیے مجھ سے برداشت نہیں ہوا اور اسے اس کی سزا دی... مصطفیٰ نے اس دن
کی زرش کی غلط فہمی دور کی، اور زرش سوچ رہی تھی کہ اس نے مصطفیٰ کو غلط سمجھا تھا.... زرش میری جان میں تمہیں
بہت پیار کرتا ہوں اس دن تمہیں گولی لگی تھی پر جان میری نکل رہی تھی... مصطفیٰ کے اس طرح کہنے پر زرش کو سمجھ
ہی نہ آئی کہ وہ کیا کہے... مصطفیٰ کے چپ ہونے پر اسے لگا زرش کچھ تو کہے گی پر زرش کو خاموش دیکھ کر اس نے زرش
کے ہاتھ چھوڑ کے اپنی شیر وانی کی جیب سے ایک مخملی ڈبیہ نکلی اور اس میں سے ایک ڈائمنڈ رنگ نکال کر زرش کا روئی
جیسا نرم ہاتھ پکڑ کر اس کی انگلی میں رنگ پہنا کر اپنے ہونٹوں سے لگا لیا... زرش کو لگا کہ وہ مصطفیٰ کا یہ روپ دیکھ کر
اپنے ہوش گنوا دے گی.. کہ اس نے جب بھی اسے دیکھا تھا غصے میں ہی دیکھا تھا... چلو تم اٹھ کر چینیج کر لو مصطفیٰ نے پیار
سے زرش کو کہا... تو وہ جلدی سے اٹھ کھڑی ہوئی ابھی وہ اٹھی ہی تھی کہ اسے اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہوا اسے لگا کہ وہ
گر جائے گی ابھی اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتی باہر سے فائرنگ کی آوازیں آنے لگ گئی تھی... مصطفیٰ نے جلدی سے کھڑی
سے باہر دیکھا تو وہاں اصغر اور اس کے آدمی فائرنگ کر رہے تھے، مصطفیٰ جلدی سے باہر کی طرف گیا...



مصطفیٰ نے باہر سے دروازہ بند کر دیا تھا کہ زرش باہر نہ آجائے۔ باہر دونوں طرف سے فائرنگ ہو رہی تھی۔۔۔ اصغر صاحب کمال شاہ کے پرانے دشمن تھے، اصغر چاہتا تھا کہ کمال شاہ کی سیاست کی سیٹ اسے مل جائے کیوں کہ وہ خود ایکشن میں ہار گیا تھا۔۔۔ اور اب غصے سے پاگل ہو رہا تھا۔۔۔ کمال شاہ نے پولیس کو کال کر کے بلوایا تھا۔۔۔ دونوں طرف سے ہو رہی فائرنگ کرتے ہوتے اصغر مارا گیا تھا اور اس کے کچھ آدمی زخمی ہوئے۔۔۔ عمر کے بھی گولی لگی تھی جو کندھے کو چھو کر گزر گئی تھی۔۔۔



ادھر روم میں زرش کا سر جو پہلے ہی گھوم رہا تھا۔ فائرنگ کی آواز سن کر وہ ڈر گئی تھی اس سے ایک قدم بھی نہیں چلا جا رہا تھا آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا رہا تھا۔ اور وہ ہوش ہو اس کھو کر گر پڑی تھی۔۔۔



کمال شاہ نے مصطفیٰ کو ادھر نیچے دیکھا تو کمال شاہ نے اسے اوپر بھیجا کہ زرش کو دیکھے، مصطفیٰ کو زرش کا خیال آتے ہی وہ اوپر والے فلور پر بھاگا اور روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو مصطفیٰ کے پیروں کے نیچے سے زمین نکل گئی، اسے لگا کہ جو ہوائی فائرنگ ہوئی اس میں سے کوئی گولی ادھر آکر زرش کو لگ گئی ہے، وہ جلدی سے زرش کے پاس آیا تو دیکھا کہ وہ بے ہوش تھی، مصطفیٰ زرش کو بس بے ہوش دیکھ کر سکون آیا اور اسے جلدی سے اٹھا کر

بیڈ پر لیٹا یا، زرش آنکھیں کھولو.. مصطفیٰ نے اس کا چہرہ تھپتھپایا... مصطفیٰ نے جلدی سے پانی کا گلاس پکڑ کر اس کے چہرے پہ چھینٹے مارے تو زرش تھوڑا سا کسمائی اور آہستہ سے آنکھیں کھولیں.. پہلے تو اسے کچھ سمجھ ہی نہ آئی کہ کہا ہے.. پھر کچھ حواس بھال ہوئے تو چیخنا شروع کر دیا اس نے... مصطفیٰ کو پہلے تو کچھ سمجھ نہ آئی، اور پھر جلدی سے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا... چپ کر و کیا ہوا ہے.. مصطفیٰ نے غصے سے کہا.. زرش چپ ہو کر اسے دیکھنے لگی... مم.... مجھے ڈر لگ رہا ہے وہ باہر فائرنگ.. زرش سے بات پوری ناخوف کی وجہ سے وہ بات بھی پوری نا کر سکی... کچھ نہیں ہوا میری جان مصطفیٰ نے اسے کانپتے ہوئے دیکھ کر کہا اور اسے اپنے سینے سے لگا لیا.. زرش کو مصطفیٰ کے سینے سے لگ کر لگا کہ وہ اب محفوظ ہے اور اس نے آنکھیں موند لیں.....

زرش کی صبح جب آنکھ کھولی تو مصطفیٰ کے حصار میں تھی... اس نے مصطفیٰ کی طرف دیکھا جو بے خبر سو رہا تھا، اور سوئے ہوئے بہت کیوٹ لگ رہا تھا.. سفید چہرے پہ اس وقت کوئی غصہ نہیں تھا، جو زرش کو لگتا تھا کہ وہ ہر وقت غصے میں رہتا ہے، زرش کافی دیر اسے ایسے ہی دیکھتی رہی اور پھر آہستہ سے اٹھ کر واش روم چلی گئی فریش ہونے.. کچھ دیر بعد جب آئی تو مصطفیٰ بھی اٹھ گیا تھا... مصطفیٰ نے اسے دیکھا جو ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی اپنے گیلے بال سوکھا رہی تھی... مصطفیٰ اٹھ کر اس کے پاس آیا تو زرش اسے اپنے پاس آتا دیکھ کر گھبرا گئی... مصطفیٰ نے اسے کمر سے پکڑ کر اپنے نزدیک کیا تو زرش سسپٹا گئی تھی.. مصطفیٰ نے جھک کر اس کے ماتھے پر اپنے پیار کی مہر ثبت کی تو زرش جو پہلے ہی گھبرائی ہوئی تھی اس کے سیٹی ہی گم ہو گئی تھی.. مصطفیٰ نے اسے ساکت دیکھ کر کندھا ہلایا تو وہ ہوش میں آئی اور خود کو مصطفیٰ سے الگ کرنے لگی مصطفیٰ اس کی کیفیت دیکھ کر ہنستے ہوئے اسے خود سے الگ کیا اور کان میں ہلکی سی سرگوشی کی... نئی زندگی کی پہلی صبح مبارک ہو سویٹ ہارٹ مصطفیٰ اسے کہہ کر گال تھپتھا کر واش روم میں چلا گیا پیچھے زرش مصطفیٰ کے

ابھی کی حرکت کے بارے میں سوچنے لگ گئی...



آج ان کا ولیمہ تھا... مصطفیٰ بلیک کلر کا تھری پیس ڈنر سوٹ میں بہت ہی چیچ رہا تھا.. اور زرش نے آج وائٹ اور رائل بلو کلر کی مکیسی پہنے خوبصورت میک اپ اور جیولری میں بہت پیاری لگ رہی تھی... زرش سعود زیدی اور سارا بیگم کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی زویا عائشہ اور امینہ بیگم ذیشان صاحب سے بھی مل کر خوش تھی... زویا عائشہ اس سے چھیڑ خانی کر رہی تھی جبکہ وہ چپ چاپ مجبوراً نہیں سن رہی تھی.. موقع کی نزاکت کو دیکھ کر کچھ کر نہیں سکتی تھی ورنہ ایک ایک ان کے لگا دیتی... عمر آج زویا کے پیچھے پیچھے ہی تھا...



ولیمے کی تقریب کے بعد زرش اور مصطفیٰ رسم کے طور پہ سعود زیدی اور سارا بیگم کے ساتھ آئے تھے... زرش بہت خوش تھی کہ مصطفیٰ نے کچھ کہا نہیں ورنہ اسے لگا تھا کہ وہ نہیں جائے گا... زویا عائشہ نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ زرش آج ان کے ساتھ وقت گزرے گی اور خوب باتیں کریں گی... دو ڈھائی گھنٹے روک کر مصطفیٰ نے اجازت چاہی.. سعود زیدی کو اس نے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ اس نے زرش کے لیے سرپرائز پلان کیا ہے اس لیے انہوں نے خوشی خوشی اجازت دے دی تھی... زرش کو تھا کہ وہ خود ہی جا رہا ہے تو ایزی ہو کر آج کی رات رہے گی...

اچھا نکل اب ہم چلتے ہیں پھر آکر روکیں گے آپ کے پاس. مصطفیٰ سعود اور سارا بیگم سے مل کر کھڑا ہوا... چلو زرش.. پر کہا ہم نے تو آج رات روکنا ہی ہے نا پھر اچانک... زرش نے حیران ہو کر سب کو دیکھا... جاؤ بیٹا مصطفیٰ کو کچھ کام ہے اس لیے جا رہا ہے.. سارا بیگم نے زرش سے کہا... زرش کچھ اور کہتی سارا اقر سعوس زیدی نے اسے تسلی دی اور

اطمینان سے مصطفیٰ کے ساتھ روانہ کیا...



ہم جا کہا رہے ہیں۔ "زرش نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے مصطفیٰ سے پوچھا.. پر مصطفیٰ نے کوئی جواب نہیں دیا چپ چاپ ڈرائیونگ کرتا رہا... زرش پریشان ہوتی رہی کہ کیا بات ہوئی ہے جو اچانک سے وہاں سے آگئے واپس... زرش نے دو تین بار پوچھا... بتا دیتا ہوں روک جاؤ کچھ دیر.. مصطفیٰ نے پریشان بیٹھی زرش کو دیکھ کر کہا...



گھر آکر مصطفیٰ گاڑی سے اتر کر زرش کے پاس آیا... چلو آؤ! مصطفیٰ نے زرش کا ہاتھ پکڑ کر گاڑی سے اتر ا اور اپنے سامنے کھڑا کیا اور جیب سے رومال نکال کر زرش کی آنکھوں پر بندھ دیا... یہ کیا کر رہے ہیں... زرش نے آنکھوں پہ رومال بندھتے دیکھ کر کہا... کچھ نہیں روک جاؤ پانچ منٹ بتا دیتا ہوں... مصطفیٰ اسے اپنی بانہوں میں اٹھا کر اوپر اپنے کمرے میں لے آیا.. زرش دل ہی دل میں ڈر رہی تھی کہ کیا ہو رہا ہے۔ "مصطفیٰ نے ایک یا تھ سے روم کا دروازہ کھولا اور اندر آکر زرش کو کمرے کے درمیان میں کھڑا کر دیا، اور خود روم کی لائٹ آن کر دی... زرش کے پاس آکر مصطفیٰ نے آہستہ سے اس کی آنکھوں سے رومال اتر ا، زرش نے جب آنکھیں کھول کر دیکھا تو ششدر رہ گئی تھی.. پورے کمرے میں اس کی تصویر تھی، بچپن کی جب وہ اور مصطفیٰ آپس میں ساتھ کھڑے تھے مصطفیٰ نے اپنے سے چھوٹی زرش کی شولڈر پہ ہاتھ رکھا ہوا تھا... ایک میں جب زرش ایک سال کی تھی اور کیک کاٹ رہی تھی۔ ایسی ہی بہت سی خوبصورت یادیں تھی... پورے کمرے میں گلاب کی کلیاں تھی بیڈ پہ بھی بہت خوبصورتی سے بڑا سادل بنایا گیا تھا... ٹیبل پر گلاب کے پھولوں کے پاس کیک رکھا گیا تھا...

مصطفیٰ زرش کے پاس آکر اسے اپنے قریب کیا زرش جو کمرے کی خوبصورتی کو دیکھ کر کھو گئی تھی مصطفیٰ کو دیکھا.. تمہارے چہرے کی یہ خوشی دیکھ مجھے اپنی محنت وصول ہو گئی.. زرش میں تمہارے بغیر ادھورا ہوں میری جان.. مصطفیٰ

اسلام علیکم

اگر آپ نئے لکھاری ہیں اور اپنے ناولز کو آن لائن ویب سائٹ پر شائع کر دانا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنے ناولز یونی کوڈیاورڈ فائل میں ای میل کیجیے۔ آپ کے ناولز کو ہماری اس ویب سائٹ پر شائع کیا جائے گا۔

www.colorofbooks.com

یہ ویب سائٹ اردو ادب کی ترویج و اشاعت اور لکھاریوں کو ایک معیاری پلیٹ فارم کی فراہمی کے لئے بنائی گئی ہے۔ ناولز، کتابیں اور افسانے شائع کروانے کے لئے یونی کوڈیاورڈ فائل میں ہمیں ان ای میل ایڈریسز پر میل کیجیے۔

colorofbooks@gmail.com

itsprimenovels@gmail.com

لکھاری ناولز کے ساتھ اپنا مختصر تعارف ضرور دیں (نام، قلمی نام، شہر، کب سے لکھنے کا آغاز کیا، آگے کیا لکھنے کا ارادہ ہے، ریڈرز کے لئے کوئی پیغام)۔ اپنے ہر ناول کا مختصر (چند سطروں پر مشتمل) خلاصہ ضرور دیں۔ کسی بھی لکھاری کے فیس بک، انسٹا گرام، واٹ پیڈ اکاؤنٹ کا لنک ناولز کے ساتھ پوسٹ نہیں کیا جائے گا۔

نے اپنی بو جھل آواز سے زرش کو گلے لگاتے ہوئے کہا... میں آپ کو مصطفیٰ ٹھیک سے سمجھ نہیں پائی، اور آپ کو غلط سمجھا "میں آپ کی سب باتیں ہو سٹیل میں ہی سن چکی تھی جب آپ مجھے نیند میں سمجھ کر سب کہہ رہے تھے.. میں بھی آپ سے بہت پیار کرتی ہوں، آئی لو یو "مصطفیٰ... مصطفیٰ حیرت سے گنگ آج زرش کے منہ سے اقرار سن کر اسے لگا کہ اپنے ہوش گنوا دے گا..

مصطفیٰ نے زرش کو الگ کیا "مم.... مجھے یقین نہیں آ رہا آج میرے دل کی حسرت پوری ہو گئی اور میری جان میری زرش مجھ سے خود اظہار محبت کر رہی ہے. زرش شرم سے سر جھکائے کھڑی تھی.. مجھے لگا میری یہ حسرت کبھی پوری نہیں ہوگی اور میں ایسے ہی مر جاؤں گا.. مصطفیٰ نے جذبات سے بھرپور بو جھل آواز میں کہا... تو زرش نے تڑپ کر مصطفیٰ کی اس بات پر اپنا چھوٹا سا ہاتھ مصطفیٰ کے منہ پر رکھ دیا.. پلیز آئندہ نہیں کہنا میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی.. زرش نے نم آواز سے کہا.. تو زرش کی اس بات پہ مصطفیٰ کا دل جھوم اٹھا تھا.. کب سے اسے اس دن کا انتظار تھا کہ کب زرش اس سے اپنے پیار کا اقرار کرے گی.. اور آج زرش کے اقرار پر مصطفیٰ کو لگا وہ ہواؤں میں اڑ رہا ہے اور آج وہ بہت ہی زیادہ خوش تھا.. مصطفیٰ نے زرش کو بھیج کر زور سے گلے لگ لیا تھا اور زرش نے بھی اطمینان سے آنکھیں بند کر لی تھی...

باہر چاند بھی ان کے ملن پر خوش تھا کہ اب زندگی سے بھرپور خوشیوں ان کی منتظر تھیں، آج برسوں بعد مصطفیٰ کی مراد بر آئی تھی، آج اس کی زندگی اس کی بانہوں میں سانس لے رہی تھی.....

FB Link (www.facebook.com/meawaisahmed)

ختم شد



<https://www.Colorofbooks.com>

اسلام علیکم

اگر آپ نئے لکھاری ہیں اور اپنے ناولز کو آن لائن ویب سائٹ پر شائع کر دانا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنے ناولز یونی کوڈ یا ورڈ فائل میں ای میل کیجیے۔ آپ کے ناولز کو ہماری اس ویب سائٹ پر شائع کیا جائے گا۔

www.colorofbooks.com

یہ ویب سائٹ اردو ادب کی ترویج و اشاعت اور لکھاریوں کو ایک معیاری پلیٹ فارم کی فراہمی کے لئے بنائی گئی ہے۔ ناولز، کتابیں اور افسانے شائع کروانے کے لئے یونی کوڈ یا ورڈ فائل میں ہمیں ان ای میل ایڈریسز پر میل کیجیے۔

colorofbooks@gmail.com

itsprimenovels@gmail.com

لکھاری ناولز کے ساتھ اپنا مختصر تعارف ضرور دیں (نام، قلمی نام، شہر، کب سے لکھنے کا آغاز کیا، آگے کیا لکھنے کا ارادہ ہے، ریڈرز کے لئے کوئی پیغام)۔ اپنے ہر ناول کا مختصر (چند سطروں پر مشتمل) خلاصہ ضرور دیں۔ کسی بھی لکھاری کے فیس بک، انسٹا گرام، واٹ پیڈ اکاؤنٹ کا لنک ناولز کے ساتھ پوسٹ نہیں کیا جائے گا۔